ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

حکیم محمد سعید کے سفر ناموں کی معلوماتی اہمیت

Informational Significance of Hakim Muhammad Saeed's Travelogues

ڈاکٹر قمر عباس

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، بھکر

Email: *itinformations@gmail.com*

دعا قمر

ایم فل سکالر، شعبہ اُردو، قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ اسمٰعیل خان

Email: *duaqamarbkr@gmail.com*

Dr. Qamar Abbas

Associate Professor, Department of Urdu, Govt. Graduate College, Bhakkar

Email: *itinformations@gmail.com*

Dua Qamar

M.Phil Scholar, Department of Urdu, Qurtuba University, Dera Ismail Khan

Email: *duaqamarbkr@gmail.com*

Abstract:

Hakim Muhammad Saeed was a distinguished scholar who traveled extensively across the globe. The primary purpose of his travels was to acquire knowledge. He gathered information from various fields and included it in his travelogues. His travelogues encompass a wide range of information, including geographical, medical, educational, political, cultural, historical, and agricultural details. He conducted thorough research while collecting information, ensuring its authenticity. Hakim Muhammad Saeed's narrative style is highly engaging, and he presents travel experiences in a very captivating manner while providing insightful information about the regions he visited. This unique blend of travel anecdotes and valuable information has earned him a significant place in the genre of informative Urdu travelogues.

Keywords: Hakim Muhammad Saeed, Urdu Safarnama, Urdu Travelogue, Urdu Adab, Travelogue, Literature, Information, Knowledge

سفر نامہ ایک ایسی صنف ہے جس کے ذریعے زیرِ سفر علاقوں کے بارے میں اُن لوگوں کو معلومات فراہم کی جاتی ہیں جنھوں نے ان علاقوں کا سفر نہیں کیا ہوتا۔ مقصد ایک تو نئی دنیاؤں کے بارے میں قارئین کو متعارف کرانا ہوتا ہے اور دوسرا سفری معلومات بتا کر وہاں جانے والوں کو رہنمائی دینا ہوتا ہے۔ گویا اس صنف کا بنیادی مقصد ہی معلومات کی فراہمی ہے۔ ابتدا میں جتنے سفر نامے لکھے گئے وہ اسی مقصد کے تحت تحریر ہوئے۔ ان میں بعد میں طنز و مزاح، شگفتگی اسلوب اور دیگر عناصر کو شامل کر کے قارئین کی دلچسپی کا سامان بھی ڈال دیا گیا۔ آج کل سفر نامہ اُن لوگوں کے لیے سیر و سیاحت کا ایک متبادل ذریعہ ہے جنھوں نے خود سفر نہیں کیا ہوتا۔

سفر نامے دنیا کے مختلف ملکوں کے بارے میں معلومات کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ ان میں ہر قسم کی معلومات جمع کر دی گئی ہیں جن میں جغرافیائی، تاریخی، تہذیبی و ثقافتی، انتظامی، سیاسی، تعلیمی، طبی، ہر قسم کی معلومات شامل ہیں۔ یوسف خان کمبل پوش کے سفر نامے "عجائباتِ فرنگ" سے لے کر موجودہ سفر ناموں تک ہر جگہ یہی معلوماتی رجحان موجود ہے۔ البتہ ہر سفر نامہ نگار کا ان معلومات کی پیش کش کا انداز مختلف ہے۔ بعض سفر نامہ نگاروں نے خالصتاً سفر ناموں میں معلومات کی شمولیت کو ترجیح دی ہے تو بعض کے ہاں طنز و مزاح، شگفتگی اسلوب اور دلچسپی کے دیگر عناصر کے ساتھ ساتھ معلومات سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔

حکیم محمد سعید اُردو کے اہم سفر نامہ نگار ہیں اور انہوں نے ایک بہت بڑی تعداد میں سفر نامے لکھے ہیں۔ اُن کے سفر نامے پڑھ کر یہ بات سامنے آتی ہے کہ انہوں نے زیرِ سفر علاقوں کے بارے میں مکمل تحقیق کی اور وہاں کی معلومات کو اپنے سفر ناموں کا حصہ بنایا۔ اُن کے سفر نامے خالصتاً معلوماتی سفر نامے کہے جاسکتے ہیں۔ وہ جب بھی سفر کرتے ہیں تو اپنے سفر کے حالات کو ڈائری کے انداز میں محفوظ کرتے جاتے ہیں۔ اپنے تجربات و مشاہدات کو قلمبند کرتے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ معلومات درج کرتے جاتے ہیں۔

حکیم محمد سعید نے ترکی، یوگوسلاویہ، آسٹریلیا اور سوئٹزرلینڈ کا سفر کیا۔ ان کے ہم سفر اُن کے بھائی حکیم عبدالحمید تھے۔ اس سفر کے حالات کو انہوں نے اپنے سفر نامے "یورپ نامہ" میں درج کیا۔ یہ ایک خالصتاً معلوماتی سفر نامہ ہے جس میں سفر کے حالات و واقعات کے ساتھ زیرِ سفر علاقوں کی معلومات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ حکیم محمد سعید بنیادی طور پر طب کے شعبے سے تعلق رکھتے تھے اس لیے شعبہ طب سے متعلقہ معلومات کو خاص طور پر اپنے سفر نامے میں شامل کرتے ہیں اور یہ معلومات انتہائی مستند ہوتی ہیں کیونکہ ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ اور اپنے شعبے کے ماہر کے قلم سے نکل رہی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کی معلومات اس سفر نامے میں شامل ہیں۔ سفر نامے کے سرورق پر بھی تحریر ہے کہ "حالاتِ سفر جو اُن کے تاریخی، جغرافیائی، علمی، ادبی، تعلیمی، ثقافتی اور طبی حقائق کے پس منظر میں قلمبند کیے گئے ہیں"۔ "یورپ نامہ" کا مقصد ہی طبی حوالے سے معلومات کا حصول اور اس شعبے میں تحقیق تھا۔ دونوں بھائی شعبہ طب کی مایہ ناز شخصیات تھیں۔ چنانچہ اس سفر نامے میں طبی معلومات فراوانی کے ساتھ موجود ہیں جو شعبہ طب کے حوالے سے اس سفر نامے کو گراں قدر بناتی ہیں۔

> "اس سفر کی نوعیت ایسی تھی کہ ہمارا ایک ساتھ جانا ضروری تھا۔ فنِ دواسازی میں نئی راہیں تلاش کرنا، ایسے اداروں کا دیکھنا جو تحقیق کا کام کر رہے ہیں اور ایسی انجمنوں اور انسٹی ٹیوشنوں کے کاموں کا مطالعہ جو طب و سائنس کے میدان میں شب و روز مصروف ہیں۔ یہ کام ہم دونوں بھائی ساتھ مل کر ہی زیادہ بہتر طریقے سے کرسکتے تھے اور پھر بھائی جان محترم بذاتِ خود ایک انسٹی ٹیوشن تھے۔"(1)

ترکی کے سفر کے دوران میں وہ حیلی آوا کے مقام پر جاتے ہیں جو ایک صحت افزا مقام ہے۔ یہاں پر وہ بتاتے ہیں کہ 1923 میں ایک سینی ٹوریم کی بنیاد رکھی گئی۔ شفا خانے کی عمارت پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے جس تک پیدل چل کر جایا جاتا ہے۔ یہاں پر حکیم محمد سعید شفاخانے کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرتے ہیں۔ یہ وزارتِ صحت کے تحت کام کر رہا ہے۔ 1924 میں اس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ شروع میں اس میں صرف چند مریضوں کو رکھنے کی گنجائش تھی۔ پھر اس کے بعد عمارت میں توسیع کی گئی اور ساتھ ہی ایک نئی عمارت تعمیر کرلی گئی۔ اب اس میں ساڑھے چھ سو مریض علاج کی غرض سے رہ سکتے ہیں۔ یہاں پر زیادہ تر قدرتی طریقہ علاج کا استعمال کیا جاتا ہے اور جدید قسم کے انجکشنوں وغیرہ سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس صحت بخش علاج گاہ میں عملِ جراحی بھی ہوتا ہے اور ہر سال تقریباً چار سو بڑے آپریشن ہوتے ہیں۔ اس علاج گاہ سے نرسوں کی تربیت کا بھی کام لیا جا رہا ہے جس سے پورے ملک کو فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ اس علاج گاہ میں کام کرنے والے نوجوان ڈاکٹرز موجود ہیں جو بڑی جانفشانی سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

> "پھیپھڑے کی تمام بیماریوں میں مبتلا لوگوں کو وہاں داخل کیا جاتا ہے۔ دق کے صرف وہ مریض قبول کرلیے جاتے ہیں جن کی بیماری تشویش ناک حد تک نہ بڑھی ہو۔ انہوں نے بتایا کہ شروع سے اس وقت تک اڑتیس ہزار چھ سو کے قریب مریض داخل ہوچکے ہیں۔ ان میں سے 58 فیصدی بالکل تندرست ہو کر واپس گئے۔ 28.2 فیصدی مریضوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا اور مایوس ہو کر انہیں چھٹی لینی پڑی۔ 3.7 فیصدی اپنے مہلک امراض سے جانبر نہ ہوسکے اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔"(2)

حکیم محمد سعید دنیا بھر کے ممالک میں طبی کانفرنسز میں شرکت کے لیے جاتے۔ وہ ان کی تمام تر تفصیلات کو بیان کرتے اور مختلف ماہرینِ طب کا تعارف کراتے۔ اس کے ساتھ ہی ان کانفرنسز میں پڑھے جانے والے مقالات کا نچوڑ بھی اپنے سفر ناموں میں پیش کرتے۔ اس کے علاوہ بہترین طبی مشورے اور معلومات بھی ان کے سفر ناموں کا

حصہ ہیں۔ آسٹریلیا میں انہوں نے حامل طبی کانفرنس میں شرکت کی تو اس کا حال اپنے سفر نامے "ایک مسافر چار ملک" میں بیان کیا۔ یہ کانفرنس عالمی ادارہ صحت کے تحت منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کا موضوع روایتی طب تھا۔ اس میں 35 ملکوں کے تین سو سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ جن موضوعات پر مقالات پڑھے گئے، حکیم محمد سعید نے ان کے بارے میں بھی تفصیلات فراہم کیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنے مخصوص انداز میں ایشائی طب کے بارے میں بھی قارئین کو آگاہ کرتے ہیں۔

> "پچھلے تین ہزار سال کی مدت میں سارے ایشیا میں روایتی طب کی تین مختلف قسمیں ترقی پا گئیں۔ جن میں سے آج بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ انڈیا میں آیورویدا، چین میں طبِ قدیم اور باقی ایشیا میں یونانی / عربی طب نے فروغ پایا۔ موخر الذکر نے عرب دنیا میں ترقی پاکر اسلامی طب کا نام اختیار کیا۔ اس کے علاوہ سارے جنوب مشرقی ایشیا میں دیسی عوامی طب کے روایتی طریقے اپنا نقش جمائے رہے۔"(3)

حکیم محمد سعید طبی تحقیق اور مختلف ادویات بنانے کے حوالے سے مختلف ممالک میں نباتات کا مطالعہ کرتے رہے۔ وہ ایسے باغات اور جنگلات میں گئے جہاں نایاب قسم کی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف وہاں پر اپنی تحقیق مکمل کی بلکہ ان نباتاتی ذخائر کے بارے میں مکمل معلومات اپنے سفر ناموں میں بھی شامل کیں۔ لندن کے سفر کے دوران میں وہ کیو گارڈنز میں گئے جہاں کا انتظام اور نایاب قسم کے پودوں کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ انہوں نے "زندہ دوائی پودوں" کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ اس گارڈن میں کم از کم ساٹھ لاکھ نباتات کے نمونے محفوظ کیے گئے ہیں جن کا انہوں نے مشاہدہ کیا۔ یہ باغات تین سو ایکڑ رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں جو شروع سے شاہی نگرانی میں رہے۔ 1841 میں یہ باغات حکومت کے حوالے کیے گئے اور ان کے رقبے میں مزید اضافہ کیا گیا۔ یہ باغات لندن کے مغرب میں دریائے ٹیمز کے کنارے پر واقع ہیں جو انتہائی زرخیز علاقہ ہے۔ ان باغات میں دوسرے ممالک اور براعظموں سے بھی پودے لاکر لگائے گئے ہیں۔ چنانچہ یہ باغات دنیا بھر کے پودوں کو محفوظ کرنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ یہاں جغرافیائی خطوں کو سامنے رکھ کر مختلف پودوں کی ترتیب لگائی گئی ہے۔ حکیم محمد سعید کی دلچسپی کا مرکز ایسے پودے رہے جو اپنے اندر مخصوص طبی خواص رکھتے ہیں اور ادویات سازی میں اہم ہیں۔

> "کیو کے شاہی نباتاتی باغات دنیا کے سب سے بڑے، قدیم اور بہترین باغ سمجھے جاتے ہیں اور اس وقت دنیا میں ایسے کئی مختلف باغ نباتات موجود ہیں۔ بیشتر باغات مغربی ممالک میں ہیں۔ روس، اوسٹریلیا، امریکا اور کینیڈا کو اس باب میں شہرت حاصل ہے۔ عام طور پر کیو گارڈنز کو دیگر تفریحی باغوں کی طرح سیر سپاٹوں کا مقام سمجھا جاتا ہے۔ حال آں کہ انہیں ایک اہم سائنٹی فک، مطالعاتی، تحقیقی اور تربیتی مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔"(4)

حکیم محمد سعید کے سفر ناموں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ذریعے ہم مختلف شخصیات سے متعارف ہوتے ہیں۔ حکیم محمد سعید اکثر کانفرنسز میں شمولیت کے سلسلہ میں سفر کرتے۔ وہاں پر مختلف میزبان اور مہمان شخصیات سے ملاقات ہوتی جو اپنے شعبہ میں نامور ہوتیں۔ خاص طور پر شعبہ طب سے متعلقہ بڑے نام وہاں موجود ہوتے۔ حکیم محمد سعید ان شخصیات سے اپنے تعلقات، اُن سے ملاقات کا احوال، اُن کے کانفرنسز میں پڑھے جانے والے مقالات کے ساتھ ہی اُن کا ذاتی تعارف بھی کراتے ہیں۔ اس قسم کے تعارف کے ذریعے ہمیں ان شخصیات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور عالمی شخصیات کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مختلف پروفیسرز، ڈاکٹرز، سیاسی شخصیات، شعبہ طب سے تعلق رکھنے والے طالب علم بھی ان کے اِن تعارفی مندرجات کا حصہ ہوتے ہیں۔ وہ اُن کے علمی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اُن کی پیشہ ورانہ مصروفیات کا ذکر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اُن کی ذاتی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے بھی قارئین کو روشناس کراتے ہیں۔

> "جناب ماٹر صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ پرتگالی ہیں اور میرے دوست جناب ڈاکٹر فوبس کی جگہ آئے ہیں۔ فوبس صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کی جگہ رٹائر ہو کر اب نیشنل کمیٹی فار یونیسکو برائے امریکا میں جز وقتی کام کرتے ہیں۔ نیز وہ ڈیوک یونیورسٹی میں استاد ہوگئے ہیں۔ ان سے مجھے دلی تعلق تھا۔ جب وہ پاکستان آئے تھے تو ہمدرد اُن کا میزبان تھا۔"(5)

وہ جہاں بھی جاتے ہیں کھانے پینے کے بارے میں معلومات ضرور دیتے ہیں۔ سب سے پہلے تو وہ اپنے کھانے کے معمولات کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ ایک حکیم تھے اور انہیں علم تھا کہ کس قسم کی خوراک انسانی صحت کے لیے اہم ہے۔ چنانچہ جب وہ اپنے کھانے کے بارے میں ذکر کرتے ہیں تو اس سے نہ صرف سفری معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ معتدل اور صحت بخش کھانے کے معمولات کے بارے میں بھی قاری کو معلومات ملتی ہیں۔ کئی مقامات پر انہوں نے اپنے میزبانوں کے تکلفات کا ذکر کیا ہے جنہوں نے کھانے پینے کی اشیا کی بہتات کر دی جو اُن کی طبیعت پر گراں گزری۔ اسی طرح انہوں نے اپنے کھانے کے معمولات کی بے ترتیبی بیان کی جس کی وجہ سے اُن کے وزن پر بھی اثرات پڑے۔ وہ مختلف علاقوں کے روایتی کھانوں کو مفصل بیان کرتے ہیں جس سے وہاں کی تہذیب و ثقافت اور طرزِ زندگی کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ ساتھ ہی مختلف کانفرنسز میں کھانے کے انتظامات یا مختلف ہوٹلوں میں کھانے کی صورت حال پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔

> "یونیسکو عمارت میں ساتویں منزل پر مختلف قسم کے ریستوران ہیں۔ آج بڑھیا ریستوران میں لنچ کا انتظام ہے جہاں ہم بیٹھ جاتے ہیں اور ملازمین تعمیل ارشاد میں کھانا کھلاتے ہیں۔ جب باہم اہم تبادل خیال کرنا ہو تو یہ جگہ سب سے اچھی ہے اور عجلت ہو تو "خود لیجئے خود کھایئے" قسم کے کئی دوسرے ریستوران بھی ہیں۔"(6)

حکیم محمد سعید جس علاقے میں بھی جاتے ہیں اس کے بارے میں مکمل تحقیق کرتے ہیں اور وہاں کی بھرپور معلومات اپنے سفر نامے میں شامل کرتے ہیں۔ وہ اس علاقے کا مکمل تاریخی پس منظر بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہاں کی آبادی، معیشت، زراعت، صنعت، تہذیب و ثقافت، تمام معلومات کو شامل کر دیتے ہیں۔ جب اُن کی منزل جرمنی کے صوبے ہیسے کا صنعتی شہر ڈار مسٹاٹ تھا تو انہوں نے آغاز میں اس علاقے کی مکمل تاریخ بیان کی۔ وہ کہتے ہیں کہ تاریخی اعتبار سے اس علاقے کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ یہاں فرینک قوم کے ایک قبیلے "ہیسی" کے لوگ آکر آباد ہوئے۔ مختلف ادوار میں ان پر مختلف اقوام کی حکومت رہی جس کو یہ لوگ قبول کرتے رہے۔ فلپ کی حکومت کے دوران میں اس علاقے کو کافی عروج حاصل ہوا اور ماربرگ یونیورسٹی قائم ہوئی۔ اس کے بعد یہ علاقہ خانہ جنگی کا شکار رہا اور کبھی کسی اور کبھی کسی کے قبضے میں جاتا رہا۔ یہ کیفیت جرمنی کے قومی انقلاب تک قائم رہی۔ اس صوبے کے بارے میں وہ مکمل معلومات فراہم کرتے ہیں۔

> "بصورت موجودہ اس صوبے کا رقبہ آٹھ ہزار مربع میل سے زیادہ ہے اور اس کی مجموعی آبادی پینتالیس لاکھ سے کچھ کم ہے۔ اس صوبے کے بعض صنعتی علاقے بہت ہی گنجان آباد ہیں۔ پہلے اس صوبے کا صدر مقام ڈار مسٹاٹ تھا لیکن اب وبساڈن ہے، جس کی آبادی سوا دو لاکھ کے قریب ہے۔ صدر مقام نہ ہونے کے باوجود ڈار مسٹاٹ اپنی صنعتوں، خصوصاً دوائی کے کارخانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔"(7)

اپنے سفر نامے "کوریا کہانی" میں وہ کوریا کے سفر کی روداد بیان کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہ دیگر معلومات کے ساتھ ساتھ کوریا کی تاریخ پر ضرور روشنی ڈالتے ہیں۔ کوریائی سرزمین اپنے تین طاقتور ہمسائیوں، روس، چین اور جاپان کی ہوس کا نشانہ رہی ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے یہ خطہ انتہائی اہم ہے۔ خاص طور پر روس کے لیے کہ یہاں کے گرم پانیوں کے ذریعے وہ دنیا بھر تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ بنیادی طور پر کوریائی قوم امن پسند ہے۔ لیکن اپنی آزادی قائم رکھنے کے لیے اسے کئی بار جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑا۔ اس علاقے پہ مختلف اقوام نے ڈیرے ڈالے جو دنیا کے مختلف علاقوں سے ہجرت کر کے آئیں۔ یہ علاقہ تین اطراف سے بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اس لیے اس پُرسکون جگہ پر یہاں کے لوگوں نے اپنی تہذیب و ثقافت اور فن و حرفت کو پروان چڑھایا۔ حکیم محمد سعید نے اس علاقے کی تاریخ پر مکمل نظر ڈالی ہے جس سے اس قوم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ وہ ہر سفر نامے میں یہی طریقہ اپناتے ہیں جس سے نہ صرف زیرِ سفر علاقے کی تاریخی معلومات ملتی ہیں بلکہ اس کی موجودہ صورت حال کو سمجھنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

> "اس میدان میں اترنے سے پہلے شاید ضروری ہے کہ میں کوریا کی تاریخ پر ایک نظر ڈال لوں کہ اس کے بغیر میں خود آگے چل نہیں سکتا اور پھر یہ کہ کوریا کا ماضی جانے بغیر اس کے حال کا سمجھنا آسان نہ ہو گا اور نہ تاریخ کے بغیر ماضی و حال کا موازنہ ممکن ہے۔ اس لیے میرے سفر ناموں میں تاریخ کو اختصار کے ساتھ اہمیت حاصل رہتی ہے۔"(8)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

اُن کے سفر ناموں میں ہر قسم کی معلومات کو جگہ دی گئی ہے اور بعض جگہ تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم کوئی معلوماتی کتاب پڑھ رہے ہیں۔ وہ اپنی سفری مصروفیات کو صرف روزنامچے تک محدود نہیں رکھتے بلکہ جس بھی جگہ جاتے ہیں، جس تقریب میں شرکت کرتے ہیں، اُس کے آنکھوں دیکھے حالات کے ساتھ ساتھ اس سے متعلقہ معلومات ضرور شامل کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس حوالے سے باقاعدہ تحقیق کرتے ہیں اور معلومات اکٹھی کر کے اپنے سفر نامے کا حصہ بناتے ہیں۔ اُن کی معلومات مستند ہوتی ہیں اور یہ سفر نامے ایک تحقیقی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاجکستان کے دورے کے دوران میں وہ ایک کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں تو اُس کی مکمل کارروائی کو اپنے سفر نامے "ماہ و روز" میں شامل کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہاں پر دو مجسموں کی نقاب کشائی کی گئی جو صدر الدین عینی اور میکسم گورکی کے تھے۔ دونوں ایک جگہ کرسیوں پر براجمان تھے۔ ان کی نقاب کشائی کی رسم وزیرِ اعظم تاجکستان کے ہاتھوں ادا ہوئی۔ وہ اس تقریب کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان دونوں عظیم شخصیات کے بارے میں بھرپور معلومات بھی فراہم کرتے ہیں۔ خاص طور پر میکسم گورکی کی شخصیت، نظریات اور اُن کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

> "میکسم گورکی دراصل قلمی نام تھا الیکسی میکسیموفچ پیشکوف کا جو 1868 میں پیدا ہوئے اور بہت سی کتابیں لکھ کر 1936 میں فوت ہوگئے۔ وہ صغیر سنی میں یتیم ہوگئے تھے۔۔۔ کم سن بچہ بارہ سال کی عمر میں گھر سے فرار ہوگیا۔ اس کو اپنی اور اپنی ماں کی زندگی پسند نہ تھی۔ لیکن اس عمر میں کوئی اور بہتر زندگی گزارنا بھی اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔"(9)

میسولینی کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کیں جس میں جرمنی کی تاریخی معلومات کے ساتھ ساتھ میسولینی کی ذاتی زندگی، اس کے نظریات اور اس کے کردار کے بارے میں معلومات شامل ہیں۔ اس کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ایک لوہار کا بیٹا تھا۔ لیکن شوق اور لگن کے بل پر اُس نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پھر دنیائے سیاست میں بڑا نام کمایا۔ وہ اٹلی کی جنگ میں 1915 میں شریک ہوا اور اپنی قابلیت کی بنیاد پر ترقی پاتا رہا۔ آخر کار اُس نے ایک نئی جماعت کی بنیاد رکھی اور باقاعدہ طور پر سیاسی باگ ڈور سنبھالی۔ اس کے نتیجے میں وہ جرمنی میں انقلاب لے آیا اور اقتدار حاصل کر لیا۔

> "آخر 1925 میں میسولینی کو فوج کی مدد سے انقلاب برپا کرنا پڑ گیا اور وہ آمرانہ قوت کے ساتھ برسرِ اقتدار آگیا۔ پھر جیسا کہ ان موقعوں پر ہر ملک میں ہوتا ہے، مسولینی بھی مخالف جماعتوں کو برداشت نہ کر سکا۔ ان میں سے بعض کے سربراہ قید ہوگئے اور بعض نے ترکِ وطن کرنے میں سلامتی سمجھی۔"(10)

کوریا کے صدر کم ال سنگ کے بارے میں اُن کی معلومات حیران کن ہیں اور ان کے ذریعے انہوں نے کوریا کے نظام، وہاں کی سیاست اور طرزِ حکومت پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اپنے سفر نامے "کوریا کہانی" میں وہ کم ال سنگ کے جشنِ ولادت کے سلسلہ میں سہ روزہ تقریبات میں شرکت کی مکمل تفصیل بیان کرتے ہیں۔ یہاں پر انہوں نے دیگر تفصیلات کے ساتھ صدر کم ال سنگ کے مکمل خطاب کو سفر نامے میں شامل کیا ہے۔ اگرچہ یہ خطاب سفر نامے کے تسلسل کو متاثر کرتا ہے لیکن یہ کوریائی لیڈرز کے نظریات اور اُن کے اپنی قوم کے ساتھ مخلص پن کو نمایاں کرنے کے حوالے سے انتہائی اہم ہے۔ پھر یہ کہ کوریائی قوم کی اپنے صدر کے لیے محبت اور اس کے والہانہ استقبال کی جھلکیاں، صورت حال کو مزید واضح کرتی ہیں۔ خاص طور پر جب وہ تقریب میں آئے تو اُن کو جس طرح خوش آمدید کیا گیا اس کی تفصیلات اہم ہیں۔ صدر کم ال سنگ نے اپنی قوم کے ساتھ وہاں ایک انتہائی طویل خطاب کیا جس میں قومی پالیسیوں کو واضح کیا گیا۔ یہ خطاب ٹیلی ویژن پر بھی براہِ راست نشر کیا گیا۔ یہ مکمل خطاب اور اس پر تبصرہ سفر نامے میں شامل ہے۔ اس خطاب نے کوریا میں تعمیری جدوجہد کو بڑھانے اور تعمیری کوششوں کے لیے بھرپور رہنمائی کی۔ یہ خطاب کوریائی قوم کے لیے تو اہم ہے ہی لیکن حکیم محمد سعید اس کے ذریعے اپنی قوم کے سامنے بھی دنیا کی ترقی کے خدوخال نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔

> "میں ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ اس روزنامچے میں کم ال سنگ کا خطاب لفظ بلفظ دے دوں تاکہ میرے اس روزنامچے کے قارئین غور کر سکیں کہ حالاتِ زمانہ کی رفتار کیا ہے۔ اب میں اپنے ساتھ اپنے قارئینِ روزنامچہ کو پیپلز پیلس کے گریٹ ہال لے چلتا ہوں اور مارشل کم ال سنگ، صدر عوامی جمہوریہ کوریا کی تقریر سناتا ہوں اور وہاں کے حالات کی منظر کشی بھی کرتا ہوں۔"(11)

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

حکیم محمد سعید نے بچوں کے لیے بھی ادب تخلیق کیا اور ہمدرد فاؤنڈیشن سے اُن کے لیے مختلف رسالے جاری کیے۔ کئی کتب شائع کیں۔ اُن کا یہ ادب نونہال ادب کہلاتا ہے۔ قوم کے نونہالوں کی اہمیت کو وہ بخوبی جانتے تھے۔ اُن کو معلوم تھا کہ قوم کا مستقبل انہیں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے وہ سمجھتے تھے کہ ان نونہالوں کی تربیت بہت ضروری ہے۔ اپنی تحریروں کے ذریعے اس ضرورت کو انہوں نے پورا کیا۔ اُن کے سفر ناموں میں بھی یہ پہلو نظر آتا ہے۔ خاص طور پر ان کے دو سفر نامے "سعید سیاح جاپان میں" اور "سعید سیاح عمان میں" اس حوالے سے کافی اہم ہیں۔ یہ دونوں سفر نامے بچوں کے لیے لکھے گئے ہیں اور وہ ان میں براہِ راست اُن سے مخاطب نظر آتے ہیں۔ بار بار وہ نونہالوں کو مخاطب کر کے نصیحت کرتے ہیں اور اُن کو سمجھاتے ہیں۔ خاص طور پر ان سفر ناموں میں وہ اپنے ملکی حالات کا ذکر کرتے ہیں۔ مختلف خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور ساتھ ہی اُن کا حل بتاتے ہیں۔ اُن کا مقصد ان میں جذبہ حب الوطنی کو بیدار کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے وہ بچوں کو بھرپور معلومات فراہم کرتے ہیں اور ساتھ ہی مثالوں کے ذریعے اُن کے معلوماتی ذخیرہ میں اضافہ کرتے ہیں۔

> "نونہالو! ایک مثال دیتا ہوں، ذرا غور کرنا۔ میں بہت خوش قسمتی سے صوبہ سندھ کا گورنر تھا تو میں نے دیکھا کہ چھوٹے چھوٹے ملکوں میں شہر در شہر یونیورسٹیاں قائم ہیں اور نوجوان دل لگا کر کام کر رہے ہیں اور اپنے وطن کی تعمیر کا کام کر رہے ہیں۔ میں نے گورنر بنتے ہی اپنے صوبہ سندھ میں چار یونیورسٹیاں قائم کر دیں اور ان میں سے تین یونیورسٹیوں کا حال یہ ہے کہ ان میں جگہ نہیں۔"(12)

انہوں نے اپنے ہر سفر نامے میں ایک بہترین معلوماتی ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ اُن کا معلومات فراہم کرنے کا انداز موقع محل کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ سفر نامے کا مزاج کیا چل رہا ہے۔ سفر نامے کے قارئین کون ہیں اور اُن کو کس وقت کس قسم کی معلومات فراہم کرنی ہیں۔ پھر وہ قارئین کے مطابق اپنا اندازِ بیان بھی تبدیل کرتے ہیں۔ جو سفر نامے انہوں نے بچوں کے لیے لکھے ہیں اُن میں اُن کی ذہنیت اور دلچسپیوں کا بھی خاص خیال رکھا ہے۔ پھر اسلوبِ بیان بھی ایسا اپنایا ہے کہ یہ معلومات اُن پر گراں نہ گزریں اور وہ ان کو دلچسپی سے پڑھیں۔ وہ کہانی کے انداز میں سفر کے واقعات بیان کرتے جاتے ہیں، سفر کی روداد لکھتے جاتے ہیں، سفر کے حالات سے آگاہ کرتے جاتے ہیں، مختلف دلچسپ واقعات بیان کرتے جاتے ہیں اور ساتھ ہی بچوں کو زیرِ سفر علاقوں اور مقامات کے بارے میں بھرپور معلومات فراہم کرتے جاتے ہیں۔ جاپان کا سفر اختیار کیا تو ہوائی سفر کی مکمل تفصیلات فراہم کر دیں۔ ساتھ ہی اس ملک کے بارے میں وہ دیگر معلومات بھی دیتے ہیں، اپنے سفر کے مقصد کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں۔ خاص طور پر اگر سفر میں کوئی بچہ اُن کو ملتا ہے تو اس کا مکمل تعارف شامل کرتے ہیں تاکہ بچے سفر نامے میں مانوسیت محسوس کریں۔ سفر کی سختیاں بیان کر کے بچوں کو سخت جان بننے کا درس دیتے ہیں۔ ٹوکیو ائرپورٹ پر اترے تو اس کے بارے میں معلومات درج کیں:

> "نونہالو! اب تھوڑا سا حال ناریتا ائرپورٹ کا بھی سُن لو۔ ناریتا ٹوکیو انٹرنیشنل ائرپورٹ پر ہر سال دو کروڑ مسافر آتے جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ ائرپورٹ جاپان کا مرکزی دروازہ ہے۔ مسافروں کی کثیر تعداد میں آمد و رفت کے پیشِ نظر اس ائرپورٹ کو دنیا بھر میں چھٹا درجہ حاصل ہے۔"(13)

وہ جہاں بھی جاتے ہیں بچوں کو وہاں کے دلچسپ حالات بتاتے جاتے ہیں۔ ایسے واقعات اور معلومات کا انتخاب کرتے ہیں جو بچوں کے لیے دلچسپی کا سامان رکھتے ہوں۔ ان کو کہانی کے انداز میں بیان کرتے ہیں جس سے معلومات بور کن نہیں ہوتیں۔ "سعید سیاح جاپان میں" کے سفر نامے میں وہ جاپانی گڑیوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان گڑیوں کی جاپانی تہذیب میں اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان سے جُڑی کہانیوں کو بیان کرتے ہیں، مختلف تہواروں میں ان کی نمائش اور شمولیت کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں جاپانی لوگوں کے عقائد کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ وہاں کے تہوار، بازار، میلے، لباس، سب کچھ بہت دلچسپ انداز میں بیان کرتے ہیں جن کو بچے شوق سے پڑھتے ہیں اور ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ "سعید سیاح جاپان میں" کے سفر نامے میں وہ ایک جگہ شادی بیاہ کے موقع پر مٹھائی کھانے کے مقابلے کا ذکر کر کے بچوں کی دلچسپی کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں کہ کس طرح مٹھائی کھانے کے بعد وہ چلنے کے قابل نہیں رہتے اور چارپائی پر اُٹھا کر لایا جاتا ہے۔ اس طرح دلچسپ واقعات سنا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کر بچوں کی توجہ حاصل کرتے ہیں اور سنجیدہ معلومات شامل کرنے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ مقصد بچوں کی تربیت اور اُن کے علم میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ معلومات کی فراہمی کا انداز بھی بچوں کی نفسیات کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ مثالوں اور تشبیہات کے ذریعے بات کو آسان اور واضح بناتے ہیں اور ان میں دلچسپی کا عنصر قائم رکھتے ہیں۔

"لو بھئی بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ نونہالو! یہ ائرپورٹ فرانس کے ماہروں نے تعمیر کیا ہے۔ یہ ائرپورٹ کیا ہے، ایک درخت ہے۔ درخت کی جڑ میں شاپنگ سنٹر ہے اور درخت کا تنا اوپر جا کر پھیل جاتا ہے۔ سایہ دار درخت بن گیا ہے۔ اس سائے کے نیچے انتظار کا بڑا ہال ہے جس میں ہزاروں صوفے پڑے ہیں۔ سبحان اللہ۔'(14)

دیگر معلومات کی طرح اُن کے سفرناموں میں جغرافیائی معلومات بھی کثرت کے ساتھ ملتی ہیں۔ وہ جس علاقے میں جاتے ہیں وہاں کے جغرافیائی حالات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہیں۔ اس علاقے کا محلِ وقوع، وہاں کی آب و ہوا، نباتات، جغرافیائی خدوخال، ہر پہلو پر معلومات فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے سوئٹزرلینڈ کا سفر اختیار کیا ۔ یہ علاقہ جغرافیائی حوالے سے انتہائی اہم ہے اور دنیا کے ایک ایسے خطے میں واقع ہے جو اپنے جغرافیائی خدوخال کے حوالے سے مشہور ہے اور اسی وجہ سے دنیا بھر سے بہت بڑی تعداد میں سیاح ہر سال یہاں سیر و سیاحت کے لیے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی سرحدیں انتہائی اہم یورپی ممالک سے ملتی ہیں اور اُن کے درمیان اس کی مرکزی حیثیت ہے۔ چنانچہ حکیم محمد سعید نے یہاں کے سفر کے دوران میں جغرافیائی معلومات کا ذخیرہ جمع کیا اور اپنے سفرنامے کے ذریعے قارئین تک پہنچایا۔ یہاں کے پہاڑوں، جھیلوں، دریاؤں، نہروں، جنگلات، تفریحی مقامات، ہر ایک جگہ کے بارے میں معلومات شامل کی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پڑوسی ممالک کے ساتھ تعلقات اور ان کے لیے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ یہاں کے موسم بہت خوبصورت ہیں۔ چنانچہ آب و ہوا کی تفصیل سفرنامے میں شامل کی گئی ہے۔ اس انداز میں وہ مکمل جغرافیائی معلومات قاری تک پہنچاتے ہیں۔

"ملک کا کل رقبہ اکتالیس ہزار دو سو تیرانوے مربع کلومیٹر یا پندرہ ہزار نو سو اکتالیس مربع میل ہے۔ شرقاً غرباً سب سے طویل حصہ دو سو چھبیس میل اور شمالاً جنوباً ایک سو سینتیس میل ہے۔ کل رقبے میں سے 6.6 فیصد میں اناجوں کے کھیت ہیں یا انگور کی کاشت ہوتی ہے جو یہاں کی سب سے بڑی فصل ہے۔ 19.9 فی صد میں گھاس کے قطعات ہیں جو سیر و تفریح کے لیے مخصوص ہیں۔"(15)

حکیم محمد سعید کا اندازِ بیان دلچسپ ہوتا ہے۔ وہ اس سلسلہ میں مختلف دلچسپ واقعات بھی شامل کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ لطیفے شامل کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ اُن کا مقصد سفرنامے میں قارئین کی دلچسپی برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ لیکن ان سب دلچسپی کے ذرائع کو اختیار کرنے کے بعد وہ اپنے مقصد کی طرف پلٹتے ہیں اور معلومات کی بھرمار کر دیتے ہیں۔ چونکہ وہ قاری کی دلچسپی اپنی طرف کھینچ چکے ہوتے ہیں تو یہ معلومات بھی ناگوار نہیں گزرتیں۔ مثلاً ایک جگہ ملا نصیر الدین کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ دو بچوں کی زبانی ملا نصیر الدین کے لطیفے سنائے ہیں۔ ساتھ ہی امریکہ میں اس پر بننے والی فلم پر تبصرہ کیا ہے اور اس کے بعد بتاتے ہیں کہ ملا نصیر الدین کوئی فرضی کردار نہیں بلکہ ایک تاریخی شخصیت ہے جس کا ذکر ترکی کے بہت سے نوشتوں میں ملتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ملا نصیر الدین کے بارے میں معلومات درج کر کے صفحوں کے صفحے بھر دیے۔ لیکن یہ معلومات اس انداز میں درج کی ہیں کہ دلچسپ معلوم ہوتی ہیں۔

"نصیر الدین کا مذاق دائمی نوعیت کا ہے۔ وہ کبھی فرسودہ ہونے نہیں پاتا۔ اب بھی ہر معیارِ زندگی کے لوگ اس کے لطائف میں دلچسپی لیتے ہیں۔ بہت سنجیدہ طبیعتیں بھی ان پر مسکرائے بغیر نہیں رہتیں۔ نہ صرف ترکی بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی ان کی مقبولیت کا یہی عالم ہے۔ بعض لطیفے دوسری زبانوں میں منتقل ہو کر اس طرح رچ بس گئے ہیں کہ وہیں کا ثقافتی ورثہ معلوم ہوتے ہیں۔"(16)

حکیم محمد سعید بلاشبہ ایک معتبر علمی شخصیت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنا علمی ذخیرہ سفرناموں کی صورت میں منتقل کیا ہے۔ وہ جب بھی سفر کرتے ایک بہت بڑی تعداد میں کتب اور دستاویزات اُن کے ہمراہ ہوتیں۔ وہ دنیا بھر کی لائبریریوں میں جاتے اور معلومات اکٹھی کرتے۔ ان کے سفرنامے عالمی معلومات کا بے بہا خزانہ ہیں۔ ہر طبقے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کے لوگ اپنی دلچسپی کی معلومات ان سفر ناموں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر چہ دنیا بہت آگے بڑھ چکی ہے لیکن آج بھی ان کے سفر ناموں کی معلوماتی حیثیت مسلم ہے۔ ان کے سفر نامے اُردو کے معلوماتی ادب میں ایک انتہائی اہم مقام رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

(1) محمد سعید، حکیم، یورپ نامہ۔ جلد اول، کراچی، ہمدرد اکیڈمی پاکستان، 1960، ص177
(2) ایضاً، ص201
(3) محمد سعید، حکیم، ایک مسافر چار ملک، کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، 1987، ص229
(4) ایضاً، ماہ سعید، کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، 1987، ص190
(5) ایضاً، ایک مسافر چار ملک، ص347
(6) ایضاً، ص350
(7) محمد سعید، حکیم، جرمنی نامہ، لاہور، مکتبہ جدید، 1966، ص190
(8) ایضاً، کوریا کہانی، کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، 1993، ص31
(9) ایضاً، ماہ وروز، کراچی، ہمدرد اکیڈمی پاکستان، 1980، ص146
(10) ایضاً، جرمنی نامہ، ص398
(11) ایضاً، کوریا کہانی، ص59
(12) ایضاً، سعید سیاح جاپان میں، کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، 1995، ص7
(13) ایضاً، ص11
(14) محمد سعید، حکیم، سعید سیاح عمان میں، کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، 1993، ص13
(15 ایضاً، سوئزر لینڈ میں میرے چند شب وروز، کراچی، ہمدرد اکیڈمی پاکستان، 1980، ص32
(16) ایضاً، یورپ نامہ۔ جلد اول، ص30